# سال دوم ۔ اردو گرامر ۔ مضمون نگاری

# مضمون 8: بچین ایک سنہری یاد

Prof. Musharraf Mehmood

Prof. Musharraf Me

Prof. Mushar

#### ابتدائیہ:

اصول فظرت عمر کے مختلف مدارج بچپین بہترین دور عمر کا خالص حصہ

حسین یادووں کا دور ہمیشہ یاد رینے والا دور

Prof. Musharraf Mehr

# نفس مضمون:

فرشتہ صفت عمر فرشتہ صفت عمر فرشتہ صفت عمر فرشتہ صفت عمر فرشتہ اظہار

نرم و نازک احساسات سچا خلوص اور چاہت

محدود تخیل اور سوچ محدور خواہشات

تصوراتی دنیا کے مسافر خوب صورت نادانیوں کی عمر

جذباتی وابستگی ریا کاری اور منافقت سے پاک

والدین کل کائنات اور خوش

سنہری یادوں سے محبت وال زمانہ

انمول معصومیت است است است مافوق الفطرت چیزوں پر یقین

فرضی کہانیوں پر یقین کامل ہر انسان میں چھپا بچہ

بچین کی یادوں میں سکون ہے فکر مگر مصروف زندگی

بچوں سے ہی گھر میں رونق معصوم شرارتیں اور حماقتیں

پچپن کے دنوں میں پچپن کی یادیں تتلیوں کا پیچھا کرنا

چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی اور صلح

# Prof. Musharraf Mehmood

سنہری یادوں کی اہمیت یادیں زندہ رکھنے کی ضرورت یادیں اندہ ال

اندر کے بچے کہ اہمیت موج مستی کا زمانہ

ماضی کے دریچوں میں جھانکتے رہنے کی ضرورت

# نثرى حوالم جات:

"ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے" (حدیث پاک)
"بچپن، جنت گم کشتہ یعنی کھوئی ہوئی جنت ہے" (جان ملٹن)
"جب بچے کی جیب سے فضول چیزوں کی بجائے ہیسے ملنے لگیں
تو سمجھ جائیں کہ اس کی بے فکری کی زندگی ختم ہو چکی ہے۔" (کہاوت)

# شعرى حوالم جات:

میرے بچپن کے دن، کتنے اچھے تھے دن میرا بچپن بھی ساتھ لے آیا اڑنے دو پرندوں کو ابھی شوخ ہوا میں میرے رونے کا جس میں قصہ ہے چپ چاپ بیٹھے رہتے ہیں کچھ بولتے نہیں جمال ہر شہر سے ہے پیارا وہ شہر مجھ کو کتابوں سے نکل کر تتلیاں غزلیں سناتی ہیں بڑی حسرت سے انساں بچپنے کو یاد کرتا ہے اب تک ہماری عمر کا بچپن نہیں گیا اسیر پنجۂ عہد شباب کر کے مجھے اسیر پنجۂ عہد شباب کر کے مجھے فقط مال و زر دیوار و در اچھا نہیں لگتا آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ ایک ہاتھی ایک راجہ ایک رانی کے بغیر بچپن کے کھیل کود، جوانی کے ذوق شوق بچپن کے کھیل کود، جوانی کے ذوق شوق

آج بیٹھے بٹھائے کیوں یاد آگئے
گاؤں سے جب بھی آگیا کوئی
پھر لوٹ کے بچپن کے زمانے نہیں آتے
عمر کا بہترین حصہ ہے
بچے بگڑ گئے ہیں بہت دیکھ بھال سے
جہاں سے دیکھا تھا پہلی بار آسمان میں نے
ٹفن رکھتی ہے میری ماں تو بستہ مسکراتا ہے
یہ پھل پک کر دوبارہ چاہتا ہے خام ہو جائے
گھر سے چلے تھے جیب کے پیسے گرا دیے
کہاں گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے
کہاں گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے
جہاں بچے نہیں ہوتے وہ گھر اچھا نہیں لگتا
وہ باغ کی بہاریں، وہ سب کا چہچہانا
نیند بچوں کو نہیں آتی کہائی کے بغیر
سب خواب ہو گئے، فسانے میں ڈھل گئے

ساتوں عالم سر کرنے کے بعد اک دن کی چھٹی لے کر

گھر میں چڑیوں کے گانے پر بچوں کی حیرانی دیکھو بچوں کے جاتھوں کی حیرانی دیکھو بچوں کے چھوٹے دو بچوں کے ہاتھوں کو، چاند ستارے چھونے دو

چار کتابیں پڑھ کر، یہ بھی ہم جیسے ہو جائیں گے